رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰے ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵ے
ششماہی ۸ عہ
سہ ماہی ۳/۱۲

THE DAILY
AL FAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۰ رجب ۱۳۵۶ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۱۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ستمبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو صبح گلے میں درد کی شکایت تھی پچھلے پہر خراش کی تکلیف بھی ہو گئی ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؞

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی شکایت ہے ؞

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے کل کی نسبت اچھی ہے ؞

جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سلسلہ کے بعض اہم امور کی سر انجام دہی کے لئے سری گوبند پور ضلع گورداسپور تشریف لے گئے ہیں ؞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا نمائی کا آئینہ وُہ مونہہ ہیں جن پر اُس کے عشق کی بارشیں ہوئیں

"خدا برحق ہے ۔ لیکن اس کا چہرہ دیکھنے کا آئینہ وُہ مونہہ ہیں ۔ جن پر اس کے عشق کی بارشیں ہوئیں ۔ جن کے ساتھ خدا ایسا ہمکلام ہوا ۔ کہ جیسے ایک دوست دوست سے وُہ غلبۂ محبت سے دُوئی کے نقش کو مٹا کر توحید کی کامل حقیقت تک پہونچے ۔ کیونکہ توحید صرف یہی نہیں ہے ۔ کہ الگ رہ کر خدا کو ایک جاننا ۔ اس توحید کا تو شیطان بھی قائل ہے ۔ بلکہ ساتھ اس کے یہ بھی ضروری ہے ۔ کہ عملی رنگ میں یعنے محبت کے کامل جوش سے اپنی ہستی کو محو کر کے خدا کی وحدت کو اپنے پر وارد کر لینا یہی کامل توحید ہے ۔ جو مدارِ نجات ہے ۔ جس کو اہل اللہ پاتے ہیں ۔ پس یہ کہنا بے جا نہ ہوگا ۔ کہ خدا ان میں اُترتا ہے کیونکہ خلا اپنے تئیں بالطبع پُر کرنا چاہتا ہے ۔ لیکن وُہ اُترنا جسمانی طور سے نہیں ہے ۔ بلکہ اس طور سے ہے ۔ جو کیف اور کم سے بلند تر ہے ۔ غرض خدا کی خاص تجلّی سے حقیقی راستبازوں میں وُہ برکتیں پیدا ہو جاتی ہیں ۔ جو خدا میں ہیں ۔ اور ان کی زندگی معجزانہ زندگی ہو جاتی ہے ۔ اور وُہ بدلائے جاتے ہیں ۔ اور ان کا وجود ایک نیا وجود ہو جاتا ہے ۔ جس کو دُنیا دیکھ نہیں سکتی ۔ پر سعید لوگ اس کے آثار کو دیکھتے ہیں ؞"

جلسہ سالانہ کے چندہ کیلئے جلد توجہ کی ضرورت

چندہ جلسہ سالانہ کے لئے ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء کے اخبار الفضل میں تحریک شائع ہو چکی ہے۔ علیحدہ بھی جماعتوں میں بھجوائی جا چکی ہے۔ چونکہ انتظامات جلسہ کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے احباب اور عہدیداران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنا اور جماعت کا چندہ جلد وصول کر کے بھجوائیں۔ تا منتظمین جلسہ کو روپیہ کے بروقت نہ ملنے کی وجہ سے جلسہ کے انتظامات میں مشکلات پیدا نہ ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۵ ستمبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:-

۱۱۲۷	محمد بخش صاحب	ملتان
۱۱۲۸	نور خاتون صاحبہ	"
۱۱۲۹	تجمل حسین صاحب	مین پوری
۱۱۳۰	شرقن بیگم صاحبہ	"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- رباعیات -

بلب و قلب

بلب کا تارِ نفس بگڑے تو جل جاتا ہے بلب
روشنیٔ برق اس کے تن سے ہو جاتی ہے سلب
یونہی بجھ جاتی ہے اس جاندار کی شمعِ حیات
فیل ہوتا ہے کسی علت سے جس کا بلبِ قلب

جب کسی صدمہ سے کھو دیتا ہے صحتِ قلبِ بلب
اس کے تن سے زندگی کی روح ہو جاتی ہے سلب
یونہی گر فطرت بشر کی ہو گناہوں سے خراب
روح مر جاتی ہے۔ ہو کتنا منور بلبِ قلب

تمنائے حسن

سمجھتے تھے جنہیں ہم آسماں میں
زمیں پر مل گئے وہ قادیاں میں
تمنا ہے۔ سمائے ہیں جہاں وہ
مرے مولےٰ سما جاؤں وہاں میں

حسن رہتاسی

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے خلاف زیر دفعہ ۱۸ ایکٹ ۲۳ء ٹریکٹ "بابا نانک کا دین دھرم" اور "اسلام اور آریہ مذہب" کے متعلق سرکار نے مقدمہ دائر کیا ہوا ہے۔ احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الرحمٰن (سابق مہر سنگھ) قادیان (۲) ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی گزشتہ آٹھ ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب حافظ صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار آئی۔ سی۔ ایس کے امتحان کی تیاری کر رہا ہے کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار محمد اسلم۔ بی۔ اے قادیان (۳) خاکسار کے مقدمہ کی آئندہ پیشی ۷ ستمبر ہے۔ احباب دعا فرماتے رہیں۔ خاکسار فتح محمد شر ما کراچی

بقیہ صفحہ ۳

ایسے حالات میں مَیں جماعت کے مخلصین کو اس طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ وہ الفضل کی توسیع اشاعت کی کوشش کریں۔ اور جو لوگ استطاعت رکھنے کے باوجود "الفضل" نہیں خریدتے۔ انہیں ضرور خریدار بنائیں۔ اس کے ساتھ ہی میں ذی استطاعت احباب کی توجہ ان افراد اور جماعتوں کی طرف منعطف کراتا ہوں۔ جو اپنے دل میں "الفضل" پڑھنے کا بے حد اشتیاق رکھتی ہیں مگر غربت اور مالی مشکلات ان کے لئے سنگ راہ ہیں۔ وہ پیاسے ہیں مگر ان کے مونہہ میں پانی کا گھونٹ ڈالنے والا کوئی نہیں۔ وہ بھوکے ہیں مگر انہیں روٹی کا ایک لقمہ دینے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ وہ اپنے دائیں اور اپنے بائیں دیکھتے۔ اور پھر عالم مایوسی میں ہمیں دردمندانہ درخواستیں بھیجتے ہیں۔ اور کہتے ہیں آؤ ہماری خبر لو۔ چنانچہ آج کل ایسی درخواستیں بہت کثرت سے آرہی ہیں۔ اگر الفضل کی مالی حالت مضبوط ہو۔ تو کسی حد تک ان مطالبات کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ مگر "الفضل" کی مالی حالت ایسی نہیں۔ ایسی صورت میں یہی ہو سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے صاحب استطاعت اور مخیر اصحاب سے درخواست کی جائے۔ کہ آپ کے کچھ بھائی جنہیں مشیت ایزدی نے وسعت مالی سے محروم کر رکھا ہے۔ آپ لوگوں کی طرف نگاہیں اٹھائے بیٹھے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ خدا نے آپ کو جو وسعت عطا فرمائی ہے۔ آپ اس نعمت کے شکر میں صدقہ جاریہ کے طور پر ان کے نام الفضل جاری کرائیں۔ اگر آپ ان کی پکار کو منظور کریں گے۔ تو آپ کو ان دردمندوں کی دعائیں حاصل ہوں گی۔ علاوہ ازیں آپ گھر بیٹھے اس فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی سے ایک حد تک سبکدوش ہو سکیں گے۔ جو تحریر کے ذریعہ تبلیغ کرنے کے ضمن میں آپ پر عائد ہوتا ہے۔ اگر ہماری جماعت کے صاحب حیثیت اصحاب اس طرف توجہ فرمائیں۔ تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ کئی غربا اور شکستہ دلوں کی دعائیں لیں گے۔ اور رب العرش ان پر راضی ہوگا۔ کیونکہ وہ خلیفۂ وقت کی آواز کو جو حقیقتاً خدا تعالےٰ کی آواز کے مترادف ہے۔ ان لوگوں تک پہنچا رہے ہوں گے۔ جن کے کان تو شنوا ہیں مگر افلاس کی دیوار حائل ہونے کی وجہ سے وہ ابھی ہماری آواز کو نہیں سن سکے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ ہماری جماعت کے مستطیع اصحاب کے دلوں کو کھول دے۔ تا وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور اپنے مفلس اور غریب بھائیوں کی خبرگیری کریں۔ اس۔

422

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۰- رجب ۱۳۵۶ ھج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نہایت مؤثر ذریعۂ تبلیغ

«الفضل» کی توسیعِ اشاعت اور اُسے نادار مخلصین تک پہنچانے کا اہم ترین فرض

از جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ۔

قرآنِ کریم اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ اشاعتِ ہدایت کا زمانہ ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ مقدر ہے۔ کہ وُہ اس زمانہ میں اسلام کو پھر عروج عطا کرے۔ اور اُسے دُنیا کے تمام اکناف میں پھیلا دے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اصلاحِ خلق کے لئے جب اپنے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ تو آپ کو جہاں اور بہت سے الہامات دخطابات سے سرفراز فرمایا۔ وہاں آپ کا ایک نام «سلطان القلم» بھی رکھا۔ اور پھر آپ کے پیغام کو دُنیا میں بسرعت پہونچانے کے لئے اس نے مطابع جاری کر دیئے۔ ریل چلا دی۔ تار کا سلسلہ قائم کر دیا۔ اور اس طرح اشاعتِ اسلام کے لئے وُہ تمام سہولتیں مہیا کر دیں۔ جن سے کام لیتے ہُوئے دُنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک پیغامِ حق پہونچایا جا سکتا ہے۔

غرض موجُودہ دور نشر و اشاعتِ ہدایت کا دَور ہے۔ اور اس میں وہی قوم زندہ قوم کہلا سکتی ہے۔ جس کی آواز تمام عالم میں گونج رہی ہو۔ جس کے خیالات و افکار تمام دُنیا پر اثر انداز ہوں۔ اور جس کی کوششیں کسی ایک خطہ تک محدُود نہ ہوں۔ بلکہ عالمگیر حیثیت رکھتی ہوں یہی وجہ ہے۔ کہ جماعتِ احمدیہ پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو فرائض عائد کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک اہم ترین فرض تبلیغ احمدیت ہے۔ تبلیغ کیا ہے۔ وہ ایک صورِ اسرافیل ہے۔ جس سے دُنیا کے تمام روحانی مردوں کو زندہ کرنا مقصود ہے۔ وُہ ایک قرنا ہے۔ جس کی آواز پر تمام چھوٹوں اور بڑوں کا اکٹھا ہونا ضروری ہے۔ یہی وُہ صور ہے۔ جو ہر نبی کی بعثت پر پھونکا جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے انبیاء کی بعثت کو قیامتِ صغریٰ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

یہ تبلیغ کئی ایک طریق سے کی جا سکتی ہے۔ تقریر کے ذریعہ بھی۔ اور تحریر کے ذریعہ بھی۔ اپنے اثر اور رسُوخ اور اعلےٰ نمونہ کے ذریعہ بھی۔ تقسیم لٹریچر کے ذریعہ بھی۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس کے ذریعہ بھی۔ بحث و مباحثہ کے ذریعہ بھی۔ اور اخباراتِ سلسلہ کی توسیع اشاعت کے ذریعہ بھی۔ غرض تبلیغ کے مختلف ذرائع ہیں۔ اور ان تمام سے کام لیا جا رہا ہے۔ لیکن اس لحاظ سے کہ یہ زمانہ نشر و اشاعت کا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ کے متعلق قرآن کریم میں خاص طور پر یہ پیشگوئی کی ہے۔ کہ اس زمانہ میں نشرِ صحف ہوگا وُہ تبلیغ جو تحریر کے ذریعہ ہو۔ وُہ زیادہ مفید۔ زیادہ نتیجہ خیز۔ اور زیادہ مؤثر ہوتی ہے اور غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی۸۰ کے قریب نہایت علمی کتب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور انہیں دُنیا میں بطور بنیاد قائم کر دیا۔

غرض تبلیغ بذریعہ تحریر کو دوسرے طریقوں پر ایک رنگ میں تفوق اور فضیلت حاصل ہے۔ اور وُہ قوم جسے خدا نے دُنیا میں اس لئے کھڑا کیا ہے کہ وُہ گم گشتگانِ راہ ہدایت کو جادۂ صداقت پر قائم کرے۔ تشنگانِ روحانیت کو آبِ بقا کے چشمہ تک لے جائے اس کا یہ ایک قطعی اور غیر متبدل فرض ہے۔ کہ اپنی تمام کوششیں ان لوگوں تک سلسلہ کا لٹریچر پہونچانے میں صرف کر دے۔ جو ابھی تک اس معدنِ روحانیت سے نا آشنا ہیں۔ جسے خدا نے قادیان کی سرزمین سے نکالا۔ اور جس کے قیمتی جواہرات نے ایک عالم کی آنکھوں کو چکا چوند کر دیا۔

سلسلہ کا یہ لٹریچر جس کی اشاعت جماعت کے ذی استطاعت اصحاب کا فرض ہے۔ کئی قسم میں منقسم ہے اور ان میں سے سب سے مقدم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کی کتب کی اشاعت ہے۔ لیکن اس سے اُتر کر جماعت کا جو فرض ہے۔ اور جس سے بے اعتنائی یقیناً جماعت کی ترقی۔ اور کامیابی کو پیچھے ڈالنے والی ہے۔ وُہ اخباراتِ سلسلہ کی اشاعت بڑھانے کے متعلق اسکی ذمہ داری ہے۔ بہت سے اصحاب ایسے ہیں۔ جو استطاعت رکھتے ہوئے کوئی اخبار نہیں خریدتے۔ حتیٰ کہ «الفضل» جو سلسلہ کا آرگن ہے۔ اور جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نہایت قیمتی خطبات شائع ہوتے ہیں۔ اس سے بھی محرُوم ہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں۔ جو ناداری اور غربت کی وجہ سے اس کے سالانہ چندہ کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

«الفضل» بظاہر ایک سیاسی اخبار ہے۔ جیسے دُنیا سے اور سینکڑوں اخبار نکلتے ہیں۔ لیکن روحانی بصیرت رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ وُہ نہایت قیمتی چیز ہے۔ وُہ بظاہر چند ورق ہوتے ہیں مگر ان میں خلیفۂ وقت کی آواز ہوتی ہے۔ وُہ سیدنا وامامنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح کا عطر مجموعہ ہوتے ہیں۔ وُہ مرکزِ سلسلہ کے ایمان افروز حالات کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ وُہ علمائے سلسلہ کے باطل شکن مضامین کا خوش آئند مرقع ہوتے ہیں۔ وہ ملکی اور سیاسی معاملات پر تنقید کا بہترین نمونہ ہوتے ہیں۔ وُہ ہندوستان اور ممالک غیر میں تبلیغ احمدیت کی خوشخبریاں پیش کرتے ہیں۔ غرض اس کے بارہ یا سولہ صفحات کاغذ کے اوراق نہیں۔ بلکہ علم اور روحانیت کا خزانہ ہیں۔ وُہ بیمار ارواح کی صحت اور تزکیۂ نفوس کی تربیت کا ذریعہ ہیں۔ ان سے جماعت کو تعلیم ملتی ہے۔ ان سے جماعت کی تربیت ہوتی ہے۔ ان سے جماعت کی روحانی امراض کا علاج ہوتا ہے۔ اُن سے جماعت کو تبلیغ کے لئے اعلےٰ سے اعلےٰ ہتھیار میسر آتے ہیں۔ اور وُہ عشاقِ مسیح موعود کے بے تاب دلوں کو خاندانِ نبوت کے درخشندہ گوہروں کی خیر و عافیت کی خبر پہونچا کر تسکین و طمانیت بخشتا ہے غرض «الفضل» حقیقی معنوں میں افضالِ الٰہیہ کی ایک بارش ہے۔ جو بنجر زمین کو بھی رشکِ گلزار بنا دیتی ہے۔ مگر افسوس کہ تبلیغ کے اس مؤثر ترین حربہ سے جماعت کا کثیر حصہ غافل ہے۔ اور ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جو اپنی ناداری اور افلاس کی وجہ سے «الفضل» کو خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

(بقیہ دیکھو صفحہ ۳ کالم)

مسئلہ خلافت کی اہمیت

از سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کا مفہوم

خلافت کے معنے نیابت اور قائم مقامی کے ہیں۔ اور جس کی نیابت یا قائم مقامی کا سوال ہو۔ ہمیں اس دیکھنا پڑے گا۔ کہ اس کی کیا اہمیت ہے۔ ایک پیشہ ور کے نائب کی وہی حیثیت ہے جو پیشہ ور کی۔ ایک مدرس کے نائب کی وہی حیثیت ہے جو مدرس کی۔ پس اسلامی خلافت کی اہمیت وہی ہوگی۔ جو اس وجود کو حاصل ہو۔ جس کی نیابت اس کا قائم مقام کرتا ہو۔ چونکہ اسلامی اصطلاح میں خلیفہ نبی کے قائم مقام کو کہتے ہیں۔ اس لئے جو اہمیت نبی کی ہے۔ وہی اپنے دائرہ کے اندر خلیفہ کی ہوگی۔ کیونکہ جو کام نبی کے ذمہ اس کی زندگی میں تھے۔ وہی کام اس کی وفات کے بعد اس کے خلیفہ کے سپرد ہوں گے۔ صرف اتنا فرق ہوگا۔ کہ نبی براہ راست خدا تعالےٰ سے علم پاکر لوگوں تک بات پہونچاتا تھا لیکن خلیفہ نبی سے سنکر یا سیکھ کر وہ بات لوگوں تک پہونچائے گا۔

نظام جماعت کے متعلق خلیفہ کے اختیارات

پس نبی اور خلیفہ میں فرق درجے کا ہوگا۔ نہ کہ کام کا۔ کام خلیفہ کو بھی وہی کرنا ہوگا۔ جو نبی کو کرنا پڑتا تھا۔ اور اس وجہ سے اس کو بھی وہی حقوق حاصل ہوں گے۔ جو نظام کے لحاظ سے نبی کو حاصل تھے اسی لئے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلیفہ ہوئے۔ تو نظام کے لحاظ سے جو حقوق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھے۔ وہ سب کے سب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق میں تسلیم کئے گئے۔ مثلاً زکوٰۃ کا وہ حصہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے اختیار میں تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اختیار میں آگیا۔ اور جب بعض لوگوں نے سوال اٹھایا۔ کہ زکوٰۃ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک تھی آپ کے بعد کسی کو اس کے لینے کا اختیار نہیں۔ اور انہوں نے اپنے اس دعوےٰ کے ثبوت میں قرآن شریف کی یہ آیت پیش کی۔ کہ خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها وصل عليهم ان صلوٰتك سكن لهم والله سميع عليم۔ یعنی تو انکے مالوں سے صدقہ زکوٰۃ لے۔ اور اسکے ذریعہ ان کو پاک ٹھہرا۔ اور ان کے لئے دعا کر۔ تیری دعا ان کے لئے تسکین کا موجب ہے۔ اور اللہ تعالےٰ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اس کو پیش کرکے بعض لوگوں نے یہ دعوےٰ پیش کیا۔ کہ خذ کے لفظ سے قرآن شریف نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ لے سکتے تھے۔ آپ کے بعد کسی دوسرے کو اس کے لینے کا حق حاصل نہیں۔ اس پر صحابہ نے کہا کہ جو حکم نبی کے لئے ہے۔ وہی اس کے خلیفہ کے لئے بھی ہے۔ اور جو حکم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت حاکم جماعت کے حاصل تھا۔ وہ آپ کے خلیفہ کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ اور چونکہ زکوٰۃ کی وصولی بحیثیت حاکم جماعت کے تھی اس لئے یہ اختیار آپ کے خلیفہ کو حاصل رہے گا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جو شخص زکوٰۃ میں اونٹ کے پاؤں باندھنے کی ایک رسی دیا کرتا تھا۔ جب تک وہ رسی بھی مجھے نہیں دے گی۔ میں جہاد کرتا چلا جاؤں گا۔ چنانچہ آپ نے زکوٰۃ کے منکروں سے لڑائی کی اور اس وقت تک انہیں نہ چھوڑا جب تک وہ زکوٰۃ دینے پر آمادہ نہ ہوگئے۔

پس تمام صحابہ کا بالاتفاق فیصلہ ہے کہ ذاتی خصوصیتوں کے علاوہ جو حقوق نبی کو ناظم جماعت کے طور پر حاصل ہوتے ہیں۔ وہ سب کے سب اس کے خلیفہ کو بھی حاصل ہوتے ہیں۔ اب اگر نبی کا کام اور اس کا پیغام کوئی اہمیت رکھتا ہے۔ تو اس پیغام کو پہونچانے والے اور اس پیغام کے جاری رکھنے والے وجود بھی۔ بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اور اگر اس کام کو چلانے والے وجود کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ نبی کا کام بھی اہم نہیں تھا۔ اور اس کے محفوظ رکھنے کی بھی کوئی ضرورت نہ تھی۔ حالانکہ اسلام صرف ان احکام کا نام نہیں جو افراد سے تعلق رکھتے ہوں۔ بلکہ بہت سے کام اور بہت سے احکام اسلام کے ایسے ہیں۔ جو جماعت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نماز انسان خود پڑھ سکتا ہے۔ مگر مسلمانوں سے زکوٰۃ کی وصولی اور اس کو شریعت کے احکام کے مطابق تقسیم کرنا جماعت کے بغیر ناممکن ہے۔ حج انسان خود جاکر کر سکتا ہے۔ لیکن حج میں جو اصل غرض رکھی گئی ہے کہ تمام عالم کو ایک اتحاد کی زنجیر میں پرو دیا جائے۔ یہ جماعت کے سوا ناممکن ہے ایک ہندوستان کے حاجی کو یہ طاقت کہاں نصیب ہوگی۔ کہ وہ تمام دنیا کے حاجیوں سے مل کر اور ان کی ضرورتیں معلوم کرکے اسلام کی ضرورتوں کو اس طرح پورا کرے۔ کہ تمام دنیا میں اسلام کی طاقت محفوظ ہو جائے۔ اور مسلمانوں کا شیرازہ بکھرنے سے محفوظ ہو جائے۔ ایک مسلمان قرآن شریف تو پڑھ لے گا۔ مگر اسے یہ طاقت کہاں سے حاصل ہوگی۔ کہ وہ تمام دنیا کے دینی خیالات میں اتحاد بھی پیدا کرے ایک فرد اگر انفرادی طور پر اچھا ہوگا تو اچھا ہونے کی کوشش کرے گا اگر بُرا ہوگا۔ تو اس کو برائی سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ لیکن یہ خلافت ہی ہے۔ جو ہر بات کا خیال رکھ سکتی ہے۔ کہ اچھے اپنی خوبیوں میں ترقی کریں۔ اور بُرے اپنی برائی سے جماعت میں ضعف پیدا نہ کریں۔ غرض جو کام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت نے دنیا میں کرنا تھا۔ اسے خلافت ہی کے ذریعہ دنیا میں قائم رکھا جاسکتا تھا۔ اور اگر نبوت کوئی اہمیت رکھتی ہے۔ تو خلافت بھی یقیناً اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ خلافت دنیا میں نبوت کے قائم رکھنے کا نام ہے۔

قرآن کریم میں خلافت کا ذکر

چونکہ نبی دنیا میں ہمیشہ زندہ نہیں رہتا۔ کیونکہ وہ بھی ایک انسان ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے خلافت کو قائم کیا۔ تاکہ نبی کے بعد نبی کا کام جاری رہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا۔ يعبدونني لا يشركون بي شيئاً ومن كفر بعد ذالك فاولئك هم الفاسقون۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجا لائے۔ کہ ضرور انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح کہ اس نے خلیفہ بنایا ان لوگوں کو جو تم سے پہلے گزرے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ اس دین کو قائم کرے گا۔ جو اس نے ان کے لئے پسند کیا۔

423

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اللہ ضرور ان کے خوف کے بعد ان کی حالت کو امن سے بدل دے گا وُہ میری عبادت کریں گے۔ اور میرا کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو کوئی ان خلفاء کے مقرر ہونے کے بعد ان کا انکار کرے گا۔ ایسے لوگ فاسق قرار دے جائیں گے*

اس آیت کریمہ سے مندرجۂ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں:-

۱ - خلافت ایک انعام ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے دیا جاتا ہے*

۲ - یہ انعام اس وقت تک قائم رکھا جاتا ہے۔ جب تک نبی کی جماعت ایماندار اور اچھے عمل کرنے والی رہتی ہے۔

۳ - اللہ تعالےٰ ان خلفاء کے ذریعہ دین کو دُنیا میں قائم کرتا ہے*

۴ - اللہ تعالےٰ ان کے دُشمنوں کی شرارتوں کو مٹا کر ان کے لئے امن قائم کرتا ہے*

۵ - وُہ جری ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کی مخالفتوں سے ڈر کر ظاہر یا پوشیدہ شرک نہیں کرتے*

۶ - جو ان خلفاء کی مخالفت کرے گا اگر توبہ نہ کرے تو اس کا ایمان ضائع ہو جائے گا۔

یہ چھ اہم امُور اس آیت میں بیان کئے گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلافت خدا تعالےٰ کے انعامات میں سے ایک جلیل القدر انعام ہے۔ اور اس کا وجود مسلمانوں کی جماعت کے ایمان پر دلالت کرتا ہے۔ اور یہ کہ خدا تعالےٰ وُہی طریق قائم کرتا ہے جسے خلیفہ دُنیا میں جاری کرتا ہے۔ اور یہ کہ خدا تعالےٰ کی نصرتوں کے وُہ وارث ہو جاتے ہیں۔ اور یہ کہ ان پر ایمان لانا دین کا ایک جزو ہے۔ جو ان کا انکار کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک فاسق ہوتا ہے*

خلفاء کے ذریعہ تمکین دین کا بیّن ثبوت

اس آیت کے مضمون کو مدنظر رکھتے ہُوئے جب ہم ابتدائے اسلام سے دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے خلفاء کے ذریعہ دین کو دُنیا میں قائم کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انتظام کے متعلق تین رائیں قرار پائی تھیں۔ ایک رائے خلافت کے قیام کے متعلق تھی۔ جس کی تائید میں حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ تھے۔ دوسری رائے یہ تھی۔ کہ نبی کے بعد خلیفہ نہیں۔ بلکہ امام ہونا چاہیئے۔ یعنی اس کے تقرر میں لوگوں کی رائے کا دخل نہیں ہوتا۔ خاندانِ نبوت میں نسلاً بعد نسلٍ سب سے بڑا بیٹا امام ہوتا چلا آتا ہے۔ سوائے اس کے کہ پہلا امام بڑے بیٹے کو اس حق سے محروم کر دے۔ یہ امام ویسے ہی خطا سے محفوظ ہوتے ہیں۔ جیسے نبی اور ان کا انکار کافر بنا دیتا ہے۔ یہ عقیدہ شیعوں کا ہے*

تیسری رائے یہ قرار پائی۔ کہ خلیفہ کی مستقل ضرورت نہیں*

اس کے علاوہ خارجیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ چاہے کوئی خلیفہ مقرر کر دیا جائے۔ اور وُہ مسلمانوں کے مشورہ کے مطابق کام کرے۔ خواہ کوئی انجمن مقرر کر دی جائے۔ اور وُہ مسلمانوں کے مشورہ کے مطابق کام کرے۔ نہ خلافت کا وجود ضروری ہے۔ اور نہ ہی خلیفہ کی اطاعت واجب ہے*

اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ قرآنِ کریم میں جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ میں اس دین کو قائم کروں گا۔ جس کی تائید میں خلفاء ہوں گے۔ وُہ کس شان کے ساتھ پُورا ہُوا امامت کے مسئلہ کو اہل بیت کی محبت نے بہت ہی طاقت دی۔ کونسا مسلمان ایسا ہے؟ جو اہلِ بیت کی محبت نہ رکھتا ہو۔ مگر باوجود اس کے شیعیت مسلمانوں میں مقبول نہ ہو سکی۔ اس کا اثر نہایت محدود رہا۔ خارجی مذہب کو آزادی کی تائید حاصل تھی۔ لوگوں میں قدرتاً یہ خیال زیادہ پھیلتا تھا۔ کہ حکومت قوم کا حق ہے۔ کسی ایک شخص کو یہ فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی۔ کہ وُہ کسی قوم کی رائے کو رد کرے۔ اور اپنی سمجھ کے مطابق حکم دے۔ مگر باوجود اس طاقت کے جو اس فرقہ کو حاصل تھی۔ خارجی مذہب بہت ہی تھوڑے علاقوں میں پھیلا*

لیکن تیرہ سو سال سے زیادہ عرصہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو گزر چکا۔ نوّے فیصدی مُسلمانوں میں آج تک وُہی عقیدہ رائج ہے۔ جس کو خلفائے راشدین کی تائید حاصل تھی۔ اور لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ کا وعدہ بڑی شان کے ساتھ پورا ہُوا۔ یعنی ہر زمانہ میں وُہی دین مقبول ہُوا۔ جس کو خلفاء نے قائم کیا۔ ابتدائے اسلام میں بھی خلفاء کا بنایا ہُوا طریق قائم رہا۔ درمیان میں بھی وہی قائم رہا۔ اور آج تک بھی وہی قائم ہے۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت کا یہ حال ہے۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں بعض شریروں نے بغاوت کی۔ اور ان کو شہید کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں بعض شریروں نے بغاوت کی۔ اور ان کو شہید کر دیا۔ لیکن مسلمانوں میں سے نوّے فیصدی آج بھی ان کا نام لینے پر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں۔ اور ان کے دُشمنوں پر لعنت بھیجتے ہیں*

خلفائے راشدین کے زمانہ میں مُسلمانوں کی حیرت انگیز ترقی

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ یعنی نبوت کے بعد اس کی شان کو قائم کرنے کے لئے خلافت کا وجود ضروری ہوتا ہے اسی لئے مُسلمانوں کی تمام ترقی خلفاء کے زمانہ تک محدود رہی۔ اور جب ان کی بدقسمتی سے خلافت مٹ گئی۔ اور اللہ تعالےٰ کا یہ انعام ان سے چھین لیا گیا۔ تو کوئی شاندار کامیابی مسلمانوں کو حاصل نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ ۱۳۰۰ سال کے عرصہ میں خلافت کے بعد مسلمانوں نے جو ترقی کی۔ اگر اس تمام ترقی۔ اور کامیابی کو جمع کر لیا جائے۔ تب بھی وُہ کامیابیاں خلافت کی پچیس سالہ ترقی کا مقابلہ نہیں کر سکتیں*

دُشمنانِ خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعُود علیہ السّلام کا فتوےٰ

پھر اس سے زیادہ خلافت کی اہمیت کیا ہوگی۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ من قاتلہٗ فی وقتہٖ فقد بغیٰ و طغیٰ کہ جس جس نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں ان کا مقابلہ کیا وُہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک باغی اور سرکش تھا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بعض لوگوں نے شہید کرنا چاہا۔ تو حضرت عبداللہؓ بن سلام نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اے لوگو! میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ آپؐ نے حضرت عثمان رضؓ سے کہا خدا تعالےٰ تجھے ایک کرتہ پہنائیگا۔ اور لوگ اسے اتارنا چاہیں گے مگر تو اسے مت اتاریو۔ اور فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے خلافت کے ذریعہ مسلمانوں میں اتحاد پیدا کیا ہے۔ اگر تم نے خلافت کو توڑ دیا۔ تو یاد رکھو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اس کے بعد قیامت تک مسلمان متحد نہ ہونگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ وُہ دن گیا اور آج کا دن آیا مسلمان زور لگا لگا کر تھک گئے۔ مگر کبھی ان میں پائدار اور کامل اتحاد پیدا نہ ہُوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پھر نبوت کو زندہ کیا۔ اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق نبوت کے بعد خلافت قائم کی گئی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کے سامان مہیا کئے۔ اب احمدیت بھی اس وقت تک ترقی کرتی چلی جائے گی۔ جب تک وہ خلافت سے وابستہ رہے گی۔ اور اگر کبھی کسی بدبخت کی شرارت سے۔ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو احمدیوں نے رد کیا۔ تو وہی تفرقہ اور وہی نقصان احمدیوں کو بھی بھگتنا پڑیگا۔ جو اس سے پہلے مسلمانوں کو بھگتنا پڑا۔

خلافت حبل اللہ ہے

دوسری آیت جس سے خلافت کی اہمیت کے متعلق استدلال ہوتا ہے یہ ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخواناً وکنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا کذالک یبین اللہ لکم اٰیٰتہٖ لعلکم تہتدون۔ یعنے اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی حبل کو سارے کے سارے مل کر مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور تفرقہ مت کرو۔ اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر نازل کی۔ جب تم آپس میں دشمن تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کی۔ اور تم خدا کے فضل سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم آگ کے کنارے پر تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے تم کو بچا لیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام بیان فرماتا ہے۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے رسے سے مراد خلافت ہی ہے۔ کیونکہ اس کے سوا اور کوئی چیز ایسی ممکن نہیں۔ جو سب مسلمانوں کو اکٹھا رکھ سکے۔ ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کر لینے ہی سے سارے مسلمان اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ اگر ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے۔ تو لازماً ہر شخص اپنی مرضی کے مطابق چلے گا۔ اور اس طرح اتحاد جاتا رہے گا۔ اور اتحاد جانے کے بعد برکت بھی جاتی رہے گی۔ اور پھر لوگ نفاق کے جہنم میں جا گریں گے۔ جس سے انکو اللہ تعالیٰ نے بچایا ہے۔

اس کے بعد کی آیتوں میں اللہ تعالیٰ تبلیغ کا ذکر کرتا ہے۔ اور تبلیغ بھی افراد کی تبلیغ نہیں بلکہ جماعت کی تبلیغ اور اس بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ ساری دنیا کی تبلیغ بھی خلافت کے بغیر نہیں کی جا سکتی۔ اگر ایک آدمی نہ ہوگا۔ تو سارے دنیا کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مبلغوں کو کیسے پھیلائے گا۔ غرض خلافت سے انقطاع کے نتیجہ میں کئی ملک تبلیغ سے رہ جائیں گے۔ اور پھر مبلغوں کو پیدا کرنا بھی ناممکن ہوگا۔ کیونکہ جب تک ایک نظام نہ ہو مبلغ پیدا نہیں ہو سکتے۔ پھر اگلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ جو لوگ خلافت سے وابستہ ہیں ان کے مونہہ سفید ہوں گے۔ اور جو لوگ خلافت سے علیحدہ ہیں۔ انکے مونہہ سیاہ ہوں گے۔ یعنی خلافت سے وابستہ لوگ جیتیں گے۔ اور دوسرے لوگ ناکام ہوں گے۔ پھر ان لوگوں کے شبہ کا ازالہ فرماتا ہے۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ایک آدمی کی حکومت دوسروں کے لئے ظلم کا موجب ہوگی۔ فرماتا ہے کہ جب خلافت کو ہم قائم کرتے ہیں۔ تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ ہم ایک شخص کی خاطر سارے جہاں کو تباہ کریں وما اللہ یرید ظلماً للعالمین اللہ تعالیٰ سب ملکوں اور قوموں پر ظلم نہیں کر سکتا۔ یعنے اگر خلافت کے قائم کرنے میں ظلم ہوتا۔ تو ہم اس انتظام کو کبھی قائم نہ کرتے۔ لیکن اس انتظام میں تمام دنیا کا فائدہ ہے۔ تبھی ہم نے اس کو قائم کیا۔ اور چونکہ تمام دنیا کی ہدائت اس انتظام کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس لئے اس کے بغیر ساری دنیا کو ہدائت بھی نہیں مل سکتی۔

اسلامی طریق حکومت

تیسری آئت جو خلافت پر شاہد ہے وہ یہ ہے واستغفر لہم وشاورہم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین یعنی تو لوگوں کے لئے استغفار کر ان سے جماعتوں کے کام میں مشورہ لیا کر۔ اور مشورہ کے بعد جب کسی بات کا پختہ ارادہ کر لیا کر۔ تو اللہ تعالیٰ پر توکل کر۔ کہ اللہ تعالیٰ توکل کرنیوالوں کو پسند فرماتا ہے۔ یعنے اسلامی طریق حکومت یہ نہیں ہے۔ کہ پارلیمنٹوں کی طرح مسلمانوں کے نمائندے جمع ہوں۔ اور کثرت رائے پر فیصلہ ہو بلکہ طریق یہ ہے کہ مسلمانوں کا ایک لیڈر ہو۔ وہ ان کے نمائندوں سے مشورہ کر کے کام کرے۔ لیکن اگر کسی وقت وہ یہ سمجھے کہ ان کے مشورے پر چلنا دین اور نظام کے لئے مضر ہے۔ تو وہ خدا پر توکل کرتے ہوئے اس رائے کے مطابق فیصلہ کر دے۔ جو اس کے ذہن میں آئی ہے۔ اور خدا کی مدد پر یقین رکھے۔ کہ خدا اسے ضائع نہیں کرے گا۔

خلافت کی امانت اسکے اہل کے سپرد کرو

چوتھی آئت جس سے خلافت پر استدلال ہوتا ہے اور خلافت کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامٰنٰت الیٰ اہلہا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللہ نعما یعظکم بہٖ ان اللہ کان سمیعاً بصیراً۔ یعنے اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے۔ کہ تم امانتیں ان لوگوں کے سپرد کرو۔ جو امانتوں کے اہل ہوں۔ اور پھر وہ لوگ جن کو امانتیں سپرد کی جائیں۔ ان کو حکم دیتا ہے۔ کہ جب انہیں امانت سپرد کر دی جائے۔ تو وہ امن اور عدل سے فیصلہ کریں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً تم کو ایک نہائت ہی اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً بہت سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اس آئت میں جیسا کہ خود اس آئت کی اگلی آیتوں سے ظاہر ہے۔ امانت سے مراد امانت حکومت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں مسلمانوں کو بتایا ہے۔ کہ ان کا نظام حکومت اس طریق پر ہوگا۔ کہ مسلمان مشورہ سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ مقرر کریں۔ اس خلیفہ کے انتخاب کے وقت انہیں نہائت ہی دیانتداری سے کام لینا چاہیئے۔ اور اس شخص کے متعلق رائے دینی چاہیئے جو اسلام اور مسلمانوں کے متعلق مفید ہو۔ پھر جب اس شخص کے ہاتھ میں جماعت کا انتظام آ جائے۔ تو اسے چاہیئے کہ عدل کے ساتھ لوگوں کے جھگڑوں کا فیصلہ کرے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ بہترین انتظام ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو بتایا ہے۔ یعنے گو اور قسم کے انتظام بھی لوگوں نے دنیا میں جاری کئے ہیں۔ مگر اس انتظام کے برابر دنیا میں کوئی اور انتظام نہیں پہونچ سکتا۔ اس آئت سے ثابت ہؤا۔ کہ دنیا میں نبوت کے بعد سب سے بہترین انتظام خلافت کا ہی ہے۔ اور جس انتظام کو خدا سب سے بہترین کہے اس کی اہمیت کو اور کوئی چیز کس طرح پہونچ سکتی ہے۔

ان آیات کے علاوہ اور بہت سی آیات اور احادیث خلافت کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں لیکن وقت اور موقعہ کا لحاظ کرتے ہوئے اسی پر اکتفا کی جاتی ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا اپنی لڑکی کی ملازمت کے سلسلہ میں افریقہ جانے کا عزم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں گزشتہ سال جب پانچ ماہ کی چھٹی پر ہندوستان گیا۔ تو قیام دارالامان کے دوران میں ایک واقعہ ایسا ظہور میں آیا۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا ارادہ بہت پہلے سے جماعت سے علیحدہ ہو جانے کا تھا۔ لیکن وہ محض منافقت سے کام لیتے ہوئے جماعت میں شامل رہے۔ اور اس طرح سلسلہ سے تنخواہ وغیرہ لیتے ہوئے جماعت کو نقصان پہنچاتے رہے۔

وہ واقعہ یوں ہے۔ کہ یہاں سے ایک دوست نے مجھے لکھا۔ کہ یہاں یعنی نیروبی کے گورنمنٹ گرلز سکول کے لئے ایک گریجوایٹ مسٹرس کی ضرورت ہے۔ اس لئے آپ کوشش کریں۔ کہ کوئی ایسی احمدی گریجوایٹ لڑکی ملجائے۔ جو افریقہ میں ملازمت کرنے کے لئے تیار ہو۔ مجھے اسوقت شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کی لڑکی ہی ایسی نظر آئی۔ جو بی اے کے علاوہ بی ٹی بھی تھی۔ لہذا بندہ نے فخرالدین صاحب ملتانی کی دکان پر بیٹھے ہوئے ایک دن اس سے ذکر کیا۔ کہ اگر کسی احمدی گریجوایٹ اور ٹرینڈ استانی کو افریقہ میں ملازمت کی خواہش ہو تو اس کے لئے موقع ہے۔ کہ وہ اس وقت ایگریمنٹ کرلے۔ وہاں پر تنخواہ ہندوستان کی نسبت بہت اچھی ملے گی۔ میں نے فخرالدین سے اس واسطے یہ بات کہی کہ میں عام طور پر دیکھتا تھا۔ کہ فخرالدین اور عبدالرحمٰن صاحب مصری آپس میں بڑے تپاک سے ملتے چلتے اور بات چیت کرتے رہتے۔ بلکہ کئی دفعہ شام کے وقت ان کو اکٹھے سیر کرتے ہوئے بھی دیکھا۔ میں نے فخرالدین صاحب کو یہ بات اس لئے کی کہ وہ شیخ مصری صاحب سے ان کی لڑکی کی بابت پوچھے کہ آیا وہ نیروبی ملازمت کے سلسلہ میں جانے کے لئے طیار ہے۔ یا نہیں۔ چنانچہ اس بات چیت کے نتیجہ میں دو تین روز کے بعد فخرالدین صاحب ملتانی نے مجھ سے کہا کہ اس نے شیخ مصری صاحب سے ان کی لڑکی کی بابت پوچھا تھا۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ اگر شرائط ملازمت اچھی ہوں تو وہ بالکل تیار ہیں۔ کہ اپنی لڑکی کو نیروبی بھیجدیں۔ اس کے دو چار روز بعد شیخ مصری صاحب خود مجھ سے ملے اور کہنے لگے کہ آپ اگر کسی وقت مجھ سے ملیں۔ تو اس معاملہ کے متعلق گفتگو کرلیں۔ آخر جس روز مجھے واپس افریقہ کے لئے دارالامان سے روانہ ہونا تھا۔ میں دعا کے لئے صبح کے وقت بہشتی مقبرہ میں گیا۔ وہاں سے واپسی پر خیال آیا کہ شیخ مصری صاحب سے بھی مل لینا چاہیئے۔ چنانچہ میں ان کے گھر پر جاکر ان سے ملا۔ اور اس معاملہ کے متعلق حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

شیخ مصری صاحب نے پوچھا۔ وہاں لڑکی کو کتنی تنخواہ ملے گی۔ میں نے جواب دیا۔ امید ہے کہ پانچ سو شلنگ ماہوار تک مل جائیگی۔ انہوں نے کہا۔ کتنے سال کا ایگریمنٹ کرنا ہوگا۔ میں نے کہا اس کے متعلق فی الحال میں کچھ جواب نہیں دے سکتا۔ ہاں یہ قوی امید ہے کہ ملازمت مستقل ہوگی۔ پھر غالباً یہ پوچھا کہ چھٹی وغیرہ کتنے عرصہ کے بعد ملا کرے گی۔ اور آیا آنے جانے کا کرایہ بھی ملا کرے گا۔ میں نے اس کا یہ جواب دیا کہ ہاں کرایہ آنے جانے کا ملا کرے گا۔ اور چھٹی بھی ضرور ملا کرے گی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا نہ صرف ان کی لڑکی بلکہ وہ خود بھی افریقہ جانے کیلئے طیار ہیں۔ بشرطیکہ تمام شرائط اچھی ہوں اور یہ بھی کہا کہ وہاں جاکر آپ تمام حالات اور مفصل شرائط سے اطلاع دیں۔ پھر یہ کہا۔ کہ ان کی دو سال کی چھٹی یہاں پر ڈیو ہے۔ اگر ان کی لڑکی کا معاملہ ملازمت کا طے ہوگیا۔ تو وہ بھی دو سال کی چھٹی لے کر افریقہ چلے جائیں گے۔ یہ سنکر میں سخت حیران ہوا۔ کہ ایک انسان جس نے ساری عمر دارالامان جیسی با برکت بستی میں گذاری ہو۔ وہ کس طرح بغیر کسی سلسلہ کے کام کے اتنی لمبی مدت باہر جاکر گذار سکتا ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے ارادے ہی کچھ اور تھے۔ اور وہ سلسلہ میں اس وقت بھی شامل نہ تھے۔ محض منافقت سے کام لے رہے تھے۔

خاکسار

نثار احمد۔ از نیروبی

رسالہ تعلیم الدین کا علمی کارنامہ

اس رسالہ میں ایک سال کے اندر کئی ایک دینی و علمی مضامین مسلسل شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کو الگ کر کے دس کتابیں بنائی جا سکتی ہیں۔ ان تمام مضامین کا حجم کتابی سائز پر ساڑھے چار سو صفحات اور قیمت معہ محصولڈاک صرف ڈیڑھ روپیہ ہے اگر پسند نہ آئے تو ایک ہفتہ تک واپس کر کے اپنی رقم وصول فرمالیں۔ اس رسالہ کے تمام مضامین آپ کے اور آپ کے اہل وعیال اور آئندہ نسل کے بھی کام آسکتے ہیں۔ یہ رسالہ گھر بیٹھے دینیات کی تعلیم دینے کے لئے استاد کامل ہے۔ اور اس کے مطالعہ سے آپ صرف دو آنہ ماہوار صرف کر کے اس قدر دینی علم حاصل کر سکتے ہیں۔ جو کسی استاد کو پانچ روپے ماہوار فیس ادا کر کے بھی حاصل نہیں کر سکتے خریداروں کے لئے چند رعائتیں۔ (۱) مجموعہ فتاوے احمدیہ جلد اول قیمتی چار روپے۔ ایک روپے میں طب روحانی مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قیمتی ایک روپیہ آٹھ آنہ میں علاوہ محصول وغیرہ وغیرہ (۲) حب قبض کشا ایک سو گولی۔ قیمتی بارہ آنہ اکسیر معدہ ساٹھ خوراک قیمتی بارہ آنہ سرمہ نور نظر ½ تولہ قیمتی بارہ آنہ دو روپے چار آنہ کی یہ تینوں دوائیں صرف دس آنہ میں معہ محصولڈاک بھیجی جائیں گی۔ (۳) ایک سال کے فائل مجلد کرا کر تین ماہ تک مطالعہ کر کے واپس کر دینے پر چندہ کی نصف رقم آپ کو لوٹا دی جائے گی۔ قیمت پیشگی اس پتہ پر بھیجیں۔

حکیم عبداللطیف منشی فاضل منیجر رسالہ تعلیم الدین۔ قادیان

سرمایہ دار احباب کیلئے ایک نفع مند تجارت

سندھ سنڈیکیٹ کو سندھ میں تجارت کپاس کیلئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چونکہ یہ ایسا کام ہے جس میں نفع قریباً یقینی ہے۔ اس لئے جو دوست اس میں روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ فوراً مجھے اطلاع دیں۔

پچھلے سال جن دوستوں نے اس تجارت کیلئے روپیہ دیا تھا۔ ان کو تھوڑے عرصہ کے بعد عمدہ منافع تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ منافع اپریل یا مئی ۱۹۳۸ء میں تقسیم کیا جائیگا۔ اور اگر کسی دوست کو راس المال لینے کی ضرورت ہوگی وہ بھی اس وقت واپس کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

کیا ”بندے ماترم“ ہندوستان کا قومی ترانہ بن سکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان اور ہندو دریا یوں کہئے کہ لیگ اور کانگرس کے مستقل اختلافات کے علاوہ ایک اور سوال جو گو تھا تو پہلے بھی موجود، لیکن کانگرس کی قبولیت وزارت کے بعد بہت زیادہ اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اور سب کی توجہات کا مرکز بنا ہوا ہے وہ قومی ترانے کا ہے۔ کانگرسی احباب نے ایک مذہبی گیت کا نام قومی گیت رکھ لیا ہے۔ اور اب جبکہ وہ برسر حکومت ہو گئے۔ تو انہوں نے اپنی قومی بیداری کے عہدہ کی نشاۃ ثانیہ (نشاۃ اولیٰ سول نافرمانی کا زمانہ تھا۔) کی ابتدا بھی اسی قومی گیت یعنی ”بندے ماترم“ سے کی ہے۔ کونسلوں اور اسمبلیوں میں اس گیت کو سُر و تال سے گایا گیا۔ مسلمان ہمیشہ ہی اس سے اپنی بیزاری کا اعلان کرتے رہے۔ لیکن چونکہ یہ پہلے اتنی متعدی مرض نہ تھا۔ اس لئے لفظی تکرار تک ہی نوبت رہتی۔ مگر جب سے صوبائی حکومتیں اپنی بنی ہیں۔ کانگرس ہر طریق سے اس ترانے کی دھوم مچانے میں کوشاں ہے۔ اب اگر کانگرس والے اسے اپنے لئے یعنی ہندوؤں کے لئے مخصوص رکھیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہم کہہ دیں گے کہ یہ ہندوؤں کا قومی گیت ہے۔ لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ اس کو کل ہندوستان کا جس میں آٹھ نو کروڑ فرزندان اسلام بھی بستے ہیں قومی گیت قرار دیا جاتا ہے۔ اور اپنے صوبوں کے زیر اثر علاقوں میں اس کی تشہیر کی جا رہی ہے۔

ہم بھی آنکھیں رکھتے ہیں اور اس حقیقت کو بھی خوب جانتے ہیں کہ اس قومی گیت سے مسلمان کی تخویف مد نظر ہے۔ ورنہ کیا ایک خالصۃً مذہبی چیز جو کہ کالی مائی کے حضور میں گانے کے لئے تصنیف کی گئی ہو۔ اور جس میں جگہ جگہ درگا ماتا، لکشمی ماتا اور سرسوتی ماتا کے آگے الحاح وزاری سے دعائیں کی گئی ہوں قومی ترانہ ہونے کے لائق ہے۔ ہندوؤں کو دیویوں کے سامنے جھکنا زیبا ہو تو ہو مسلمانوں کو نہیں۔ اور پھر مسلمان کس طرح ایسے گیت کو جو دیویوں کی پرستش کے وقت گایا جائے قبول کر سکتا ہے۔ ہندو مسلم اختلافات کی ذمہ داری اگر سب سے زیادہ کسی چیز پر عائد ہوتی ہے تو ہماری کج نظری پر۔ ہم ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے سب سے پہلے تو اس حقیقت کو تسلیم کرنا چاہئیے کہ ہماری ذہنیتوں میں بنیادی فرق ہے مسلمان کا مذہب کے متعلق تصور ہندو کے تصور سے جداگانہ ہے۔ ہندو مذہب کو خلوت کی گھڑیوں میں خدا اور انسان کے درمیان ایک واسطہ خیال کرتے ہیں۔ لیکن مسلمان کی زندگی کا ہر شعبہ مذہب کے تحت میں آتا ہے۔ اور اس کو اپنی ہر حرکت کے لئے اپنی مقدس کتاب سے جواز کا فتویٰ لینے کی ضرورت ہے۔ اب جب حالت یہ ہے تو مسلمان کیسے ایک چیز کو اسی زاویہ نگاہ سے دیکھنے پر مجبور ہو جائے۔ جس سے ایک ہندو اسے دیکھنے کا عادی ہے آپ قومی ترانہ کو ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں کوئی چیز قابلِ گرفت نہیں۔ لیکن اگر آپ کو ہمارے مذہب کی مبادیات سے بھی واقفیت ہوتی تو آپ ہمارے اعتراض میں کلام نہ کرتے۔ بے شک ظاہر میں یہ مادرِ وطن کی تعریف میں چند بند ہیں۔ لیکن ہماری نگاہیں اس پردے کے پار مندر میں مورتیوں کے آگے سرنگوں پجاریوں کو بھی دیکھ رہی ہیں۔ جو عبودیت و بندگی کے انتہائی جذبات میں ڈوبے ہوئے انہی بندوں کو الاپ رہے ہیں۔ اور اگر اس کے بعد بھی آپ کو اصرار ہے کہ مسلمان اس گیت کو اپنا قومی ترانہ بنا لے تو یہ آپ کی کوتاہ نظری ہے۔ مسلمان کبھی ایسے گیت کو اپنی قومی زندگی میں داخل کرنے کے لئے تیار نہیں جس کا منبع و ماخذ بت پرستی ہو۔ ظلم ہے کہ اگر گئو ماتا کو مسلمان سے کوئی گزند پہنچ جائے تو گئو ہتیا کا مہا پاپ ہو جائے لیکن مسلمان کی ”توحید“ پر بے دردی سے حملہ کیا جاتا ہے اور وہ اس کے خلاف احتجاج کرے تو تنگ نظری اور فرقہ داری کہلائے۔ خدارا مسلمان کے مذہبی تصورات کو سامنے رکھیے کہ وہ بت پرست نہیں بن سکتا ہے اور اس صورت میں وہ کسی ایسی چیز کو گوارا نہیں کر سکتا جس کی قبولیت سے اس کے ایقان مذہبی پر زد آئے۔ یہی ایک بات شائستہ اعتنا ہے اور اسی کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ آج کل کی انجمنوں اور بحثوں کے پیش نظر ہمیں اس حقیقت کا اعادہ کرنے میں تامل نہیں کہ مسلمان اپنے مذہبی رجحانات کی تضحیک و توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ اور ماسوا اللہ کسی کے سامنے سر خمیدہ کرنے کو تیار نہیں ہے لیکن کانگرسی ہندو اس پر کیا کان دھرینگے ان کے نزدیک تو مذہب ”توہمات“ کا دوسرا نام ہے ان کا خیال اگر ایسا ہے تو ہو لیکن وہ اس آزاد نظری کا درس مسلمانوں کو نہ دیں۔ اور ان سے اس بات کا مطالبہ نہ کریں کہ ان کے ہمنوا ہو کر اپنے مذہب کی تخریب کے درپے ہو جائیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کانگرسی اس پر تلے ہوئے ہیں اور کانگرس کا یہ طرزِ عمل صدہا شکوک و شبہات پیدا کر رہا ہے۔ ان کی حکمت عملی کا انداز آج کل یہی نظر آ رہا ہے کہ کسی طرح مسلمان کے دل سے مذہب کی تقدیس کا جذبہ کچل دیا جائے۔

اس سے اتر کر دوسرا اعتراض جو مسلمان کو ”بندے ماترم“ پر ہے وہ زبان سے متعلق ہے۔ ”بندے ماترم“ بنگالی زبان میں ہے۔ اور قربان جائیے کانگرس کی وسعت نظری پر کہ اس نے اپنی ”ہندی“ کو بنگالیوں کی دلجوئی کرنے کے لئے تیاگ دیا۔ لیکن ابھی تو ہندی و اردو کا مسئلہ شروع ہے۔ اس کو حل کر لیجئے۔ بنگالی محض بنگال تک محدود ہے اسے کیسے یہ حق حاصل ہو گیا۔ کہ وہ ہندوستانی قومیت کے جذبات کے اظہار کا ذریعہ بن سکے۔ حالانکہ ہندوستانی قومیت میں غالباً پنجاب، سرحد، یوپی، سی پی، اور دوسرے صوبے بھی شامل ہیں۔ اور ان میں سے کوئی بھی بنگالی نہیں سمجھتا۔ اب ذرا خیال کیجئے کہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہوگی کہ قومی ترانہ کو گایا جائے تو ہندوستان کے چند سپوتوں کے سوا باقی تمام ”صمٌ بکمٌ“ کھڑے رہیں آخر قومی ترانہ میں کم از کم یہ بات تو ضرور ہونی چاہئیے۔ کہ وہ قوم کے اکثر افراد کی سمجھ میں آ سکے۔ نہ یہ کہ ”بندے ماترم“ گایا جا رہا ہے مگر یہ کہ کیا گایا جا رہا ہے یہ فہم سے بالا ہے گاندھی جی نے جو اردو کو غالباً چین کی زبان سمجھ رکھا ہے۔ اور اسی لئے وہ اس بدیشی عنصر سے محفوظ ہونے کے لئے ہندوستان کے واسطے ایک نئی زبان تراش رہے ہیں اور اس کو وہ اپنی بولی میں ’ہندی ہندوستانی‘ فرماتے ہیں۔ وہ ہوگی کیا چیز عوام کو اس کی خبر نہیں۔ لیکن گمان یہی ہے کہ تامل، تلگو تلنگی سے عبارت ہوگی۔ خیر یہ زیر تعمیر زبان تو جب آئے گی۔ آئے گی۔ اس حقیقت سے اغماض کس طرح کیا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے ۱۵ صوبوں میں سرحد، سندھ، پنجاب، یوپی، سی پی، بہار، اڑیسہ، بنگال کے وزیر اعظم خواہ ہندو ہیں خواہ مسلمان سب اردو سمجھتے بولتے اور لکھتے ہیں۔ اس لئے قوم کی زبان اگر کوئی ہو سکتی ہے تو یہی اردو ہے لیکن یہ حق جابرانہ طور پر بنگالی کو تفویض کر دینا کہاں کی انصاف پسندی و قوم پروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

425

مفسدہ پردازوں کو وزیر اعظم پنجاب کا آخری انتباہ

امن پسند اور قانون کی تعمیل کرنے والوں کے مفاد کی حفاظت کا اعلان

۱۱ ستمبر شملہ میں مرکزی مجلس آئین ساز کے پنجابی ممبروں نے جن میں مسلمان ہندو اور سکھ شامل تھے۔ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کے اعزاز میں ایک دعوت دی۔ رائے بہادر لالہ رام سرن داس نے وزیر اعظم کا جام صحت تجویز کیا۔ اور ان کی ہردلعزیزی اور انسانی ہمدردی کا نہایت شاندار الفاظ میں اعتراف کیا۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے بھی دلچسپ تقریر کی۔

سر سکندر حیات خاں نے جوابی تقریر میں دعوت دینے والوں اور مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ اور پھر فرقہ دار مسائل کی طرف عنان توجہ مبذول فرماتے ہوئے نہایت اہم تقریر کی۔ آپ نے فرمایا:۔

میں نے پنجاب کے مختلف گروہوں اور مختلف قوموں کو متحد کرنے اور ان کو شیر و شکر رکھنے کی راہ میں جو ناچیز خدمات کی ہیں ان کا ذکر اس مجلس کے متعدد مقررین نے نہایت تعریفی الفاظ میں کیا ہے۔ میں خلوص دل سے حسن ظن کے ان اظہارات کی قدر کرتا ہوں۔ اور سردار سنت سنگھ نے آپ کی طرف سے دکالتاً تعاون اور خیرسگالی کی جو پیشکش پیش کی ہے۔ اسے ممنونیت کے اظہار کے ساتھ قبول کرتا ہوں۔ آپ میں سے جو اصحاب مجھے اور میرے پبلک کاموں سے آگاہ ہیں۔ انہیں اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ میں نے ہمیشہ اس اہم اور پر پیچ مسئلہ کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے کیونکہ ہماری اقتصادی مجلسی اور سیاسی زندگی کا دارومدار اسی مسئلہ پر ہے۔ میں نے جب سے پبلک زندگی میں قدم رکھا ہے۔ فرقہ دار اتحاد کے قیام کا مسئلہ میرے لئے ایک اہم نصب العین بن گیا ہے۔ میری دلی آرزو ہے۔ کہ بسرعت ممکنہ اس مسئلہ کا کوئی موزوں حل دستیاب ہو جائے۔ کیونکہ اس مسئلہ کا حل نہ صرف جذبات ملی بلکہ جذبات انسانی کے پیش نظر نہایت ضروری ہے۔ میں نے اس مسئلہ کے حل کرنے کے لئے سالہا سال تک کام کیا ہے۔ اگرچہ میرا راستہ مشکلات سے بھرا پڑا تھا۔ مجھ پر مختلف قسم کے اعتراضات ہوتے تھے۔ مجھ پر ناپاک حملے کئے جاتے تھے میرے خلاف غلط فہمیاں پھیلائی جاتی تھیں۔ مگر میں صراط مستقیم سے ذرہ بھر منحرف نہ ہوا۔ میرا خیال ہوا کہ مادر وطن صوبہ اور میری قوم کی خدمت گذاری کے لئے یہ سب سے اچھا طریقہ ہے صوبجاتی خود اختیاری حکومت کے نفاذ کے بعد جس وقت میں پنجاب کا پہلا وزیر اعظم منتخب ہوا۔ مجھے یہ دیکھکر بے حد مسرت محسوس ہوئی کہ میرے رفقائے کار بھی فرقہ دار اتحاد کے قیام کے لئے مضطرب ہیں اور عزم کئے بیٹھے ہیں۔ کہ فرقہ دار مناقشات کا ہر حالت میں انسداد کیا جائے۔ ہمارا خیال ہے کہ اتحاد قائم کرنے کا یہ طریق کار کسی صورت میں کامیاب ثابت نہیں ہو سکتا کہ ایک قوم کو اس کے جائز حقوق کے قربان کرنے کا مشورہ دیا جائے۔ یا ایسا کرنے کے لئے اسے مجبور کیا جائے اس کے علاوہ اس طریقہ سے بھی اتحاد قائم نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی قوم یا فرقہ کو دوسروں کے حقوق کو پامال کرنے کی اجازت دیدی جائے۔ یا دوسری قوم یا فرقہ سے سوء استفادہ کرنے دیا جائے۔

یہ وہ سپرٹ ہے جس کے ذریعہ ہم نے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی ہے ہماری مشکلات بہت زیادہ ہیں مگر میں پر امید ہوں کہ یہ تمام مشکلات رفع ہو جائیں گی سخت مشکلات کے باوجود اس مقدس فرض کی بجا آوری کے لئے میرے عزم میں کسی قسم کی لغزش واقع نہیں ہوئی۔ مجھے امید ہے کہ جس وقت ان تمام مسائل کو پنجاب کے ووٹروں کے سامنے پیش کیا جائے وہ اس بارے میں عقل سلیم کا اظہار کریں گے۔ چونکہ سب کمیٹیوں کی اہم سفارشات اس وقت تصدیق کیلئے یونٹی کانفرنس کے زیر غور ہیں۔ لہذا میں اس حالت میں ان سفارشات کے متعلق کسی قسم کا اظہار خیال نہیں کر سکتا۔ بہر حال میں مسرور ہوں۔ کہ اس وقت تک ہمارا غور و خوض پر امید نظر آتا ہے۔ اور اس میں ہمیں کامیابی نظر آ رہی ہے۔ ہمیں اس راہ میں ہماری پیش رفت اطمینان بخش معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ ہم اس قابل ہو گئے ہیں۔ کہ اس مسئلہ کے لئے ایک ایسا فارمولا مرتب کر سکیں جو ہر قوم کیلئے قابل قبول قرار دیا جا سکے۔

میرے محترم دوست ڈاکٹر بھارگو دی پنجاب اسمبلی کی مخالف پارٹی کا لیڈر اور پبلک سپرٹ رکھنے والے دوسرے احباب نے یونٹی کانفرنس اور سب کمیٹیوں میں جو قابل قدر خدمات سر انجام دی ہیں ان کے لئے میں ان کا بڑا ممنون ہوں۔

میں نے کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں اس امر کا اظہار کر دیا تھا کہ میں نے اس کانفرنس کو وزارت پارٹی یا یونینسٹ پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے طلب نہیں کیا۔ بلکہ ایک پنجابی کی حیثیت سے طلب کیا ہے۔ نیز اسی حیثیت سے میں نے پنجاب کی تمام پارٹیوں اور وطن پرست اصحاب سے تعاون کی درخواست کی تھی۔ یہ امر میرے لئے بے حد ناگوار گزرا ہے۔ کہ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کے ایک گروہ کا پریذیڈنٹ مختلف جگہ پر جلسے پاؤں کی بلی کی طرح پھرتا رہا ہے۔ اور یونٹی کانفرنس کو مذموم قرار دینے کے علاوہ ناپاک خیالات کو مجھ سے منسوب کرتا رہا ہے۔ یہ شخص یونٹی کانفرنس کے چند دوسرے ممبروں کے خلاف بھی شدید اعتراضات کرتا رہا ہے۔ اور کانفرنس کے بعض ارکان کو ترغیب دیتا رہا ہے۔ کہ یونٹی کانفرنس کے اجلاسوں میں شریک نہ ہوں مجھے موثق ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس شخص نے کانگرس ہائی کمانڈ سے بھی درخواست کی تھی۔ کہ وہ مقامی کانگرسیوں کو اس کانفرنس سے مجتنب رہنے کی ہدایت کریں۔

میں ایک سپاہی ہوں اور ایک واضح جنگ میں شمشیر بکف ہونے سے نہیں ڈرتا۔ خواہ یہ جنگ سیاسی ہو۔ یا زندگی کے اور کسی شعبہ سے متعلق مگر ڈاکٹر ستیہ پال نے جو اقدامات اختیار کئے ہیں وہ بالکل غیر منصفانہ اور مصلحت نا اندیشانہ ہیں ڈاکٹر ستیہ پال ایک ایسے معاملہ میں خصومت کا اظہار کر رہا ہے۔ جو ملت کیلئے نہایت اہم ہے مگر میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر ستیہ پال کے اس اقدام سے نہ تو اس کی ذاتی نیکنامی ہو سکتی ہے اور نہ ہی کانگرس کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ جس کے نام سے وہ سوء استفادہ کر رہا ہے ڈاکٹر ستیہ پال اپنے اس اقدام کے ذریعہ فرقہ دار اتحاد میں روڑے اٹکا رہا ہے۔ بلکہ کانگرس کے بنیادی پروگرام کے خلاف عمل کر رہا ہے۔ جو فرقہ دار اتحاد کا بہت بڑا علمبردار ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں اپنے آپکو نقصان پہنچا رہا ہے۔ بہر حال مجھے امید ہے کہ اہم کانگرسی لیڈر اسے اس کام سے منع کرنے کیلئے سرزنش کرینگے۔ اور اسے حکم دینگے کہ ایسے اقدامات سے باز رہے جو ملی مفاد کے منافی اور وطن پرستانہ جذبات سے بعید ہیں

میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ اس موقع پر ایک ایسے گروہ کا بھی ذکر کر دوں جو صوبہ کا شدید دشمن ہے۔ یہ گروہ ایسے اشخاص پر مشتمل ہے جو خود غرض کم حوصلہ اور فرقہ پرست ہیں۔ یہ لوگ پبلک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ایک حصے سے تخمین حاصل کرنے کے لئے یا پبلک کے روپیہ کو ہضم کرنے کے لئے اور اپنی ذاتی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ایک مشتعل ہجوم سے سود استفادہ کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ ان شرارت پسندوں کی سرگرمیاں امن عامہ اور صوبہ کے مفاد کے بالکل منافی ہیں معصوموں اور بے گناہوں کے نہایت بے دردی اور بے رحمی سے ذبح کئے جانے کے ہولناک مناظر بھی انہیں ایک قوم کو دوسری قوم کے خلاف صف آراء کرنے کی شرمناک سرگرمیوں سے باز نہیں رکھ سکتے۔

پچھلے دنوں صوبہ کے مختلف حصوں میں جو فسادات ہوئے وہ ہمیں شرم کے عمیق تر گڑھے میں غرق کرتے ہیں۔ گزشتہ ادقات میں یہ ظاہر کیا جا رہا تھا۔ کہ یہ فسادات ایک تیسری پارٹی رحکومت برطانیہ) کے پیدا کردہ ہیں۔ مگر اب جب کہ صوبجاتی آزادی قائم ہو چکی ہے۔ کوئی شخص اس عذر سے استفادہ نہیں کر سکتا۔ اس وقت ہر صوبہ کی ذمہ وار حکومت کا فرض ہے۔ کہ فسادات کے واقعات کا انسداد کرے ہم نے پنجاب میں عزم بالجزم کر لیا ہے۔ کہ فرقہ وار فسادات کو بالکل مٹا دیں۔ میرے لئے اس امر کے باور کرنے کے دلائل موجود ہیں۔ کہ بعض حلقوں میں میرے اس مشن کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں اور مجھے سوثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب کے گذشتہ فرقہ وار فسادات میں سے چند ایک خود بخود پیدا نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ پیدا کئے گئے تھے

وزیر اعظم نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ ہم نے ان شرارت پسندوں کی دور مدت تک ڈھیلی چھوڑ رکھی تھی۔ اب ان مفسدہ پردازوں پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے۔ اگر ہم نے ان لوگوں سے مزید نرمی کا سلوک کیا تو اس سے صوبہ کے بہترین مفاد کو نقصان پہنچے گا۔ نیز ہمارا یہ اقدام معصوم شہریوں سے سنگدلانہ سلوک کرنے کا مترادف ہوگا۔ جنہوں نے اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے ہم پر اعتماد کیا ہے۔

لہذا میں صوبہ اور اس کے امن کے دشمنوں کو آخری دفعہ تنبیہ کرتا ہوں۔ حکومت پنجاب نے حال ہی میں ضلع کے افسروں کے نام احکام صادر کر دیئے ہیں کہ مفسدہ پرداز فرقہ وار شرارت کو ان کی بنیاد پکڑتے وقت ہی مستاصل کر دیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ ہمارے اس اقدام میں پبلک کے تمام بہی خواہ جن میں جریدہ نگار حضرات بھی شامل ہیں ہم سے پورا تعاون کریں گے جس حالت میں کہ ہم شرارت پسندوں سے شدید سلوک کرنا چاہتے ہیں ہمارا یہ فرض ہوگا۔ کہ امن پسند اور قانون کی تعمیل کرنے والے شہریوں کے مفاد کی پوری حفاظت کریں۔

الوداعی پارٹی

جناب ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکھر کے اپنے کاروبار کے سلسلہ میں کانپور جانے کے موقع پر احباب جماعت نے ۲۷ اگست کو الوداعی پارٹی دی۔ جناب ڈاکٹر صاحب کا وجود جماعت کے لئے نہایت مفید تھا۔ آپ کو تبلیغ اور دیگر خدمات سلسلہ میں اس قدر انہماک تھا کہ گویا آپ بجز اسکے اور کوئی کام کرتے ہی نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دشمنوں پر آپ کا

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر پا یا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھئے۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ) نوٹ:- کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے۔

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

حدیث اور فقہ کی مستند کتابیں اردو میں

(۱) بخاری شریف کامل — مکررات کو حذف کر کے بخاری شریف کی تمام احادیث کا مکمل سلیس عام فہم اردو میں ترجمہ اچھی لکھائی۔ چھپائی۔ ضخامت تقریباً پانچسو صفحے قیمت عہ مجلد پارچہ عہ چرمی پشتہ عہ محصول ڈاک ۵ر

(۲) مسلم شریف کامل — مسلم شریف کی تمام احادیث کا سلیس۔ عام فہم اردو میں ترجمہ۔ اچھی لکھائی۔ چھپائی۔ ضخامت ۸۰۰ صفحے قیمت عہ مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی پشتہ عہ محصول ۱۲ر

(۳) مشکوٰۃ شریف کامل — حضرت علامہ شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب عمری کی مستند اور مقبول مشکوٰۃ المصابیح کا اردو میں مکمل ترجمہ۔ اچھی لکھائی۔ چھپائی۔ ضخامت ایک ہزار صفحات سے زائد۔ قیمت تین روپے مجلد پارچہ ۸ر مجلد چرمی پشتہ ۸ر محصول ۱۲ر

(۴) انتخاب صحاح ستہ — صحاح ستہ کی ان ساڑھے سات سو احادیث کا ترجمہ مع عربی متن کے جو متفق علیہ ہیں اور جن کی ہر مسلمان کو روزمرہ ضرورت رہتی ہے۔ اچھی لکھائی چھپائی ضخامت ۳۰۰ صفحے قیمت ۱۲ر مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی عہ محصول ۵ر

(۵) اسلامی تعلیم — حضرت امام اعظم رح کی تمام و کمال فقہ اردو میں اگر آپ پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو اسلامی تعلیم پڑھیئے۔ جو حدیث اور فقہ کے ایک لاکھ اوراق کا نچوڑ ہے جس کو پانچسو علماء ہند پڑھ چکے ہیں اہل سنت والجماعت کے وہ تمام مسائل اسی کتاب میں ہیں۔ جن کی پیدائش سے لے کر وفات تک ایک مسلمان کو ضرورت رہتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کا ولایتی فیروزی چکنا کاغذ ضخامت ۷۰۰ صفحے قیمت تین روپے مجلد پارچہ تین روپیہ چار آنہ مجلد پشتہ للعہ ہے محصول ۸ر۔ جو کتاب منگانی ہو اس کی قیمت مع محصول بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایئے وی پی طلب کرنے میں ہر طرح نقصان ہے۔ کئی خریدار مل کر اپنی حسب پسند منگائیں تو محصول میں بڑی بچت ہو۔

ملنے کا پتہ:- سید حسن انیس جنرل مینیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باجلاس جناب چوہدری عطا محمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ملتان تحصیل

چوہدری خوشی رام ولد چوہدری ڈالو رام و چوہدری بھیری لعل و چوہدری نہال چند پسران چوہدری کنہیا لعل و چوہدری دریائی لعل ولد چوہدری کنول مل و چوہدری اُتم چند ولد چوہدری رانہ مل و چوہدری کرم چند و چوہدری روپ چند پسران چوہدری ملکھا رام اقوام اڑوڑہ جاوا سکنہائے موضع ترگڑ ڈاک خانہ خاص تحصیل ملتان فریق اول۔

بنام

عطا محمد ولد خان محمد و تاج محمد ولد جان محمد و رحمن ولد فاضل و مسماۃ خان بی بی دختر پیر بخش و خدا بخش ولد وزیر خان اقوام مرل سکنائے رانہ واہن ڈاکخانہ ترگڑ تحصیل ملتان و اللہ دسایا ولد قادر بخش و احمد بخش ولد قادر بخش و اللہ بخش ولد شیرا و گاماں ولد خدا بخش و اللہ وسایا ولد محمد بخش و رمضان ولد خدا بخش اقوام کھوکھر سکنائے موضع قصبہ ڈاک خانہ خاص تحصیل ملتان و عمر علی ولد فیض بخش و حسین بخش ولد بہاول بخش و فرید بخش ولد بہاول بخش و احمد بخش ولد سلطان بخش و عمر علی ولد رحیم بخش و نصیب بخش ولد امیر بخش اقوام کھوکھر سکنائے موضع کھوکھر ڈاک خانہ خاص تحصیل ملتان و اللہ بخش ولد محمد بخش و احمد بخش و قادر بخش ولد الٰہی بخش و حبیب ولد نبی بخش و محمد بخش ولد حلیم و خدا بخش ولد حلیم و بہلو ولد وزیر و خان محمد ولد عمر بخش و امام بخش ولد احمد بخش و محمد رمضان ولد علی اقوام ارائیں سکنائے رانہ واہن ڈاک خانہ ترگڑ تحصیل ملتان و موسٰے ولد کمال قوم ارائیں سکنہ شاہ پور ڈاک خانہ سکندر آباد تحصیل شجاع آباد و جلا ولد صالح و غلام محمد ولد علیہ اقوام ارائیں سکنائے موضع ترگڑ ڈاک خانہ خاص تحصیل ملتان و کالا ولد منگایا و احمد بخش ولد کالا اقوام ارائیں سکنائے رانہ واہن ڈاک خانہ ترگڑ تحصیل ملتان و شیرن ولد گامن و پیر اللہ دتہ ولد فتح محمد و خدا بخش ولد جمال اقوام جٹ میلا سکنائے رانہ واہن ڈاک خانہ ترگڑ تحصیل ملتان و سما ولد محمدا قوم جٹ میلا سکنہ موضع ترگڑ ڈاک خانہ خاص تحصیل ملتان و مسماۃ سیانی بیوہ احمد یار قوم جٹ وینس سکنہ رانہ واہن ڈاک خانہ ترگڑ تحصیل ملتان و غوث بخش ولد بلیہ شاہ و حیدر شاہ ولد خواجہ بخش و فتح محمد ولد خواجہ بخش اقوام قریشی ڈاہا سکنائے رانہ واہن ڈاک خانہ ترگڑ تحصیل ملتان و مسماۃ تاج بی بی دختر سید بخش و عاشق محمد و سردار محمد پسران مسماۃ نور الٰہی اقوام جھنڈ بیڑ سکنائے رانہ واہن موضع ترگڑ تحصیل ملتان و محمد بخش ولد شہد قوم جٹ وینس سکنہ جھوک وینس ڈاک خانہ خاص تحصیل ملتان و اللہ بخش ولد غلام محمد قوم قریشی عاربی سکنہ ملتان شہر حسین آگاہی محلہ پالیاں والہ و خان بہادر سردار محمد نواز خان و رسالدار حقنواز خان قوم افغان سکنہ بیرون پاک دروازہ ملتان شہر و موسٰے ولد احمد و مسماۃ حرمت بیوہ غلام محمد و دسایا ولد عظیم و اللہ دتہ ولد جمال و صدیق ولد کمال و بہاول ولد محمد بخش و یوسف ولد نور و مسماۃ ستو بیوہ اسمٰعیل و لدھا ولد گنڈ و واحد بخش ولد خیرو و مسماۃ رحیم خاتون و مسماۃ ٹیبری بیوگان عثمان و محمد بخش ولد گھنڈو و غازی ولد نورن اقوام موچی سکنائے موضع رانہ واہن ڈاک خانہ ترگڑ تحصیل ملتان و ہر کشن رام ولد اودھار رام و کنول مل ولد اودھا رام اقوام اچھیلانی سکنائے کوٹلی نجابت تحصیل شجاع آباد و مسماۃ ٹھاکری بائی بیوہ گھنو مل و مسماۃ لبھی بیوہ دولت مل اقوام اڑوڑہ رہیجہ و سادھو رام و دولت رام پسران مولا مل و شانہ مل ولد ہیال مل و مسماۃ پہڑی بائی بیوہ مانا مل و موتو مل ولد ہریال مل اقوام اڑوڑہ گادری و بوٹا رام و گلا رام پسران کرمول مل اقوام اڑوڑہ جنڈا سکنائے موضع کوٹلی نجابت تحصیل شجاع آباد و رام کشن و چوہا نند و رادھا کشن پسران خوشی رام اقوام اڑوڑہ سچدیو سکنائے شجاع آباد شہر خاص و نند لعل و ہیم راج پسران حکم چند و رام چند و تلسی داس و اُتم چند پسران جمیعت رائے و پرتھوی راج ولد روشن لعل و مدن گوپال ولد جیا مل و نند گوپال و کرتار کشن پسران جیا مل اقوام لدہانہ سکنائے ملتان شہر و دیتا مل ولد شانہ مل قوم بھاٹیہ سکنہ ہمیر تحصیل شجاع آباد۔

رائے صاحب چوہدری بھگوان سنگھ ولد چوہدری رام کشن قوم سیلا سکنہ شجاع آباد خاص و بابو لعل ولد ہری لعل قوم اڑوڑہ سکنہ رانہ واہن ڈاک خانہ ترگڑ تحصیل ملتان

درخواست تقسیم اراضی شاملات واہی ہائے رقبہ واقع موضع رانہ واہن تحصیل و ضلع ملتان۔

بمقدمہ صدر۔ مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانیاں کو عرصہ سے بذریعہ اطلاعنامہ جات تقسیم طلب کیا جا رہا ہے۔ مگر وہ تا حال حاضر عدالت نہیں آتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حاضری عدالت ہذا سے گریز کر رہے ہیں۔ اس لئے فریق ثانیاں مذکورہ بالا کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مقدمہ تقسیم ہذا میں بغرض بیان دہی برائے ۲۷/۹/۳۷ بوقت ۱۰ بجے صبح بمقام تحصیل ملتان حاضر عدالت آویں۔ بصورت دیگر ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

تحریر ۱/۹/۳۷ء

مہر عدالت   دستخط حاکم

ضرورت

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی کے لئے ہر قصبہ و شہر اور ضلع میں قابل ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار دی جاوے گی۔ قواعد کی پابندی ہر ایجنٹ کے لئے لازمی ہوگی۔ درخواستیں جلد از جلد منیجر ویدک یونانی دواخانہ کے نام آجانی چاہئیں۔

منیجر ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی۔

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا و زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا، امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشئی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس نسخے کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (صہ) میں ایکماہ کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پٹیالہ ۱۴ ستمبر۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے نواب سر لیاقت حیات خاں وزیر اعظم کو اجلاس خاص کے اختیارات عطا کر دیئے ہیں۔ آپ نے نواب صاحب کو مجاز قرار دیا ہے۔ کہ رشوت خور۔ نااہل اور فرقہ پرست ذہنیت کے افسروں کو موقوف کر سکیں۔ مہاراجہ صاحب نے اپنے حکم نامہ میں نواب صاحب کی وفاداری پر پورا اعتماد کر کے امید ظاہر کی ہے کہ نظم و نسق نہایت منصفانہ طریقہ پر عمل میں آئے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ اقدام مہاراجہ صاحب کی علالت کی وجہ سے عمل میں لایا گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۴ ستمبر۔ آل انڈیا میڈیکل لائسنشیئٹ ایسوسی ایشن کی پنجاب برانچ کا سالانہ اجلاس نومبر میں بمقام دہلی منعقد ہوگا۔ آنریبل سر سکندر حیات خان صدارت کے فرائض سر انجام دیں گے۔

شملہ ۱۴ ستمبر۔ آج مرکزی کونسل میں سوالات کے اوقات میں سر جگدیش پرشاد نے مسٹر یو دراج دتا سنگھ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت فیڈرل یونیورسٹی کے قیام کی تجویز پر غور نہیں کر رہی بایں ہمہ یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ دہلی یونیورسٹی ہی کو فیڈرل یونیورسٹی کی طرح بنا دیا جائے۔

شملہ ۱۴ ستمبر۔ نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر اینے نے اسمبلی میں یہ تجویز پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ کمیونل ایوارڈ منسوخ کر دیا جائے۔

سری نگر ۱۴ ستمبر۔ حکومت نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہندو ایجی ٹیشن کے سلسلے میں جو عورتیں معافی مانگ کر رہا ہوئی تھیں۔ ان کے معافی ناموں کے متعلق بعض حلقوں کی طرف سے چیلنج کیا گیا ہے۔ اور خود ان عورتوں نے بھی ایک بیان شائع کر دیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے معافی نہیں مانگی تھی۔ ان میں سے ہر ایک عورت کا معافی نامہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جموں کے پاس موجود ہے معافی نامے اردو میں ہیں۔ اور ان کے دستخط ان پر موجود ہیں۔ ان معافی ناموں میں انہوں نے اپنی خلاف آئین حرکت پر اظہار پشیمانی کیا ہے۔ اور آئندہ کے لئے نیک اور حکومت کی وفادار رہنے کا اقرار کیا ہے۔

شنگھائی ۱۴ ستمبر۔ ٹانکن کے فوجی حکام کا خیال ہے۔ کہ جب سے شنگھائی میں چینیوں اور جاپانیوں کے درمیان لڑائی شروع ہوئی ہے۔ جاپانیوں کے ۲ ہزار ملاح اور ۰ ہزار فوجی کام آ چکے ہیں۔ دوسری طرف شنگھائی کے جاپانیوں کا اندازہ ہے۔ کہ ۳۲ ہزار چینی ہلاک اور ۲۰ ہزار زخمی ہو چکے ہیں۔

شنگھائی ۱۴ ستمبر۔ امریکہ کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے میڈم چیانگ کائی شیک نے "چین کے خلاف جاپان کی جنگ" کے متعلق مغربی ممالک کی خاموشی پر اظہار تعجب کیا ہے کیونکہ اس جنگ کی وجہ سے غیر فوجی افراد کا قتل عام ہو رہا ہے۔ مکانات تباہ ہو رہے ہیں۔ اور کاروبار بند ہو رہا ہے۔ موصوفہ نے اعلان کیا ہے کہ اگر مغربی ممالک ان تمام مظالم کے باوجود بے اعتنائی سے کام لیں گے اور اپنے معاہدوں کو ترک کر دیں گے تو اہل چین اپنی حفاظت کے لئے انتہائی کوشش کریں گے۔

گجرات ۱۴ ستمبر۔ منڈی بہاؤالدین میں گزشتہ جمعہ کے دن ایک مسلمان کے قتل کے سلسلے میں بیان کیا گیا تھا۔ کہ اس مسلمان کے علاوہ ہندو اور سکھ بھی مارے گئے ہیں۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے۔ کہ صرف یہ مسلمان ہی قتل ہوا ہے ہندو اور سکھ صرف زخمی ہوتے تھے جو اس وقت ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اور رو بصحت ہیں۔

شملہ ۱۴ ستمبر۔ یونٹی کانفرنس کی ورسب کمیٹیوں نے سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کی صدارت میں اس وقت تک جو ریزولیوشن منظور کئے ہیں۔ انہیں شائع کر دیا گیا ہے۔ ان ریزولیوشنوں کو ابھی یونٹی کانفرنس کے عام اجلاس کی منظوری حاصل ہونی ہے۔ یونٹی کانفرنس کی آخری منظوری سے پیشتر اس لئے ان ریزولیوشنوں کو شائع کیا گیا ہے۔ کہ پبلک کی رائے حاصل کی جائے اور پبلک اور اخبارات کو موقع دیا جائے۔ کہ ان کے بارے میں تعمیری سفارشات کر سکیں۔

الہ آباد ۱۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے خاص احکام جاری کئے ہیں کہ پولیس رپورٹر جلسوں میں شریک نہ ہوں اور جلسوں کی کارروائیوں کے متعلق رپورٹیں مت بھیجیں۔ یہ احکام بالکل امتناعی ہیں۔ اور پولیس رپورٹروں کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں۔ کہ ان کی تعمیل کریں۔

شنگھائی ۱۴ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ شنگھائی میں ہیضہ کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کی وجہ سے شدید خوف و ہراس کا اظہار کیا جا رہا ہے اس وقت فرانسیسی علاقہ میں ۱۴۵۰ اور بین الاقوامی آبادی میں ۷۹ مریض ہیں جن میں سے ۶۰ مر چکے ہیں۔ مرنے والوں کی اکثریت چینی پناہ گزینوں پر مشتمل ہے۔

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ کل دوپہر کو مجلس اقوام کی اسمبلی کے اجلاس میں ہندوستان کے نمائندہ ہز ہائی نس سر آغا خان اتفاق رائے سے اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے۔

شنگھائی ۱۴ ستمبر۔ جاپانی سفیر مقیم چین سے ایک نمائندہ اخبار نے ملاقات کر کے دریافت کیا۔ کہ کیا جاپان اس امر کے لئے تیار ہوگا۔ کہ چین کے ساتھ اس کے موجودہ جھگڑے کا معاملہ ایک بین الاقوامی کمیشن کے سپرد کیا جائے اس کے جواب میں سفیر مذکور نے کہا۔ کہ جاپان کی یہ روایتی حکمت عملی ہے کہ چین کے ساتھ اپنے جھگڑوں کا فیصلہ خود براہ راست کیا کرے۔

نیون ۱۳ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ بحیرہ روم کی کانفرنس نے حسب ذیل فیصلہ کیا ہے (۱) ہر ملک اپنے نواحی سمندر کا ذمہ دار ہوگا۔ (۲) فرانس اور برطانیہ تمام بحیرہ روم کی عام نگرانی کریں گے۔ (۳) ان تمام آبدوز کشتیوں کو بحری ڈاکوؤں کے زمرہ میں شامل کیا جائے گا۔ جو لنڈن کے بحری معاہدہ کی شرائط پر عمل نہیں کریں گے۔

تمام ہندوستان کے اخبارات میں
ہماری معرفت اشتہار بھیجئے۔ تفصیل کیلئے
ایم اے فاروقی اینڈ کو نئی سڑک دہلی کو
تحریر کیجئے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی